99737-اگر کسی عورت کو کسی شخص کا دین اور اخلاق پسند آ جائے تو کیا وہ اسے شادی کی پیشکش کر سکتی ہے ؟

سوال

میری عمر ستائیس برس ہے، اور الحمد للہ حافظ قرآن بھی ہوں اور قرآن مجید کی معلمہ ہوں، اور شرعی علم حاصل کر رہی ہوں، میں ایسی صفات کی مالکہ ہوں جس کی بنا پر بہت سارے نوجوان میرا رشتہ طلب کرتے ہیں.
لیکن جتنے بھی میرے لیے رشتے آئے ہیں دینی التزام کی بنا پر میں نے سب رد کر دیے ہیں، ہر رشتہ کے انکار کی بنا پر اب مجھ پر گھر والوں کا بہت دباؤ ہے اور اس لیے بھی کہ میں نے مرد و عورت کے اختلاط کی بنا پر سرکاری ملازمت بھی ترک کر دی ہے، مجھ پر دباؤ اور بھی بڑھ گیا ہے.
ان آخری ایام میں میرے گھر والے چاہتے ہیں کہ جس نوجوان کا بھی رشتہ آئے میں اسے قبول کر لوں، اہم یہ ہے کہ میں شادی کر لوں، اپنا قبیلہ چھوڑ کر دوسرے قبیلہ میں شادی کرنا منع ہے، میں نہ تو مال و دولت چاہتی ہوں اور نہ ہی مالدار یا صاحب منصب شخص، یا پھر کوئی وسیم نوجوان بھی نہیں چاہتی.
بلکہ میں چاہتی ہوں کہ کوئی نیک و صالح نوجوان ہو جو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں میرا ممد و معاون بن جائے، اور مجھے عفت و عصمت دے، تاکہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جس مشکل کا شکار ہوں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی اس سے نکلنا چاہتی ہوں، اس لیے میں نے سوچا ہے کہ میں خود ہی کسی ایسے نوجوان کا رشتہ طلب کروں جسے ہم جانتے بھی ہیں، جن کے ساتھ ہمارے سسرالی تعلقات قائم ہو جائیں، وہ نوجوان با اخلاق بھی اور صاحب دین بھی، اور حافظ قرآن بھی اور طالب علم بھی.
یہ اس طرح ہو کہ پورے ادب و احترام کے ساتھ اس نوجوان کو موبائل میسج کیا جائے، یاد رکھیں کہ اس نوجوان کے ساتھ میرا ابھی کوئی تعلق نہیں رہا، لیکن اس کا موبائل نمبر مجھے غلطی سے مل گیا، میں اس موضوع میں کسی تیسرے شخص کو نہیں لانا چاہتی، اور نہ ہی کسی اور فریق کو داخل کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اس طرح دونوں طرف تنگ ہو نگے.
اور پھر مجھے خدشہ ہے کہ یہ موضوع پھیل جائیگا اور میں کوئی ایسا شخص نہیں پاتی جس پر اعتماد اور بھروسہ کروں جو میرا راز افشاء نہ کرے.
برائے مہربانی پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ اس کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟
اور یہ بھی بتائیں کہ اس طرح کا کام کرنے والی لڑکی کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟
ایسی عورت کے بارہ مرد کی نظر کیسی ہوگی جو خود اپنے لیے رشتہ طلب کرتی ہے، اور آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنی نعمت مکمل کرے اور آپ کے علم و ادب اور شرم و حیاء میں اور زیادتی فرمائے، اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے لیے نیک و صالح خاوند میسر کرے جس کے ساتھ آپ ایک نیک و صالح خاندان بنا سکیں.

آپ نے حرام اختلاط والی ملازمت چھوڑ کر بہت اچھا کام کیا ہے، اور آپ نے ایسے رشتے ٹھکرا کر بھی اچھا کام کیا ہے جو دین اور اخلاق کے مالک نہیں تھے، اور آپ نے اس نوجوان کے ساتھ خط و کتابت کرنے سے قبل سوال کر کے بھی بہت اچھا اقدام اٹھایا ہے.

دوم :

عقل و دانش رکھنے والے کے ہاں نہ تو یہ حرام ہے اور نہ ہی اسے عیب شمار کیا جاتا ہے کہ کوئی عورت اپنے آپ کو کیسی صاحب اخلاق اور صاحب دین شخص کے ساتھ شادی کے لیے پیش کرے، اوراگر کوئی شخص اس سے انکار کرتا ہے تو وہ شرعی اعتبار پر انکار نہیں کر رہا بلکہ اس نے تو معیار اور میزان عادات اور رسم ورواج کو بنایا ہے، اور بعض اوقات تو عورتیں حسد کرتے ہوئے بھی اس سے انکار کرتی ہیں.

ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا اوران کے پاس ان کی بیٹی بھی تھی انس رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی اور اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور کہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری ضرورت ہے ؟

توانس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کہنے لگی :

وہ کتنی قلیل شرم وحیاء کی مالکہ تھی، ہائے افسوس !ہائے افسوس !

انس رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : وہ تجھ سے بہتر تھی اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رغبت کی تو اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کر دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر(4828).

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھتے ہوئے کہا ہے :

"کسی نیک وصالح شخص پر عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنے کے بارہ میں باب"

واسوء تاہ کا معنی یہ ہے کہ : یہاں واو ندب کے لیے ہے اور سواءۃ قبیح اور فضیح فعل کو کہتے ہیں.

نیک وصالحہ عورت نے موسی علیہ السلام کے ساتھ شادی کی رغبت کی بنا پر یہ کہتے ہوئے پیش کیا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ان دونوں میں سے ایک کہنے لگی اے ابا جی اسے ملازم رکھ لیجئے یقینا جسے آپ ملازم رکھیں وہ طاقتور بھی ہو اور امانتدار بھی }. القصص(26).

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ ہی تھی جسے اس کے والد نے موسی پر پیش کیا تھا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{وہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ دونوں بیٹیوں میں ایک کا نکاح تیرے ساتھ کر دوں اس بات پر کہ تم آٹھ برس تک میری خدمت کرو}. القصص(27).

آپ کے اولیاء کو یہ پیغام ہے کہ وہ اللہ سے ڈر جائیں اور برادری اور قبیلہ کا تعصب چھوڑ دیں، اور ایک نیک وصالح شخص تلاش کریں جس سے آپ کی شادی کر دیں، اور کم از کم صاحب دین اور اخلاق کے مالک شخص کا رشتہ نہ ٹھکرائیں، دیکھیں ایک نیک وصالح شخص اپنی بیٹی کو موسی علیہ السلام پر پیش کر رہا ہے، جبکہ اس لڑکی نے خود بطور تعریض اور توریتا پیشکش کی تھی.

اور دیکھیں ایک نیک وصالح عورت اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کر رہی ہے جس میں اس نے کوئی توریہ اور تعریض نہیں کی بلکہ صراحتا پیشکش کی ہے یہ سب کچھ شرم و حیاء کے منافی نہیں، بلکہ یہ تو مضبوط دین کی دلیل ہے، اور عورت کی عقلمندی اور اس کے ولی کی وفا کی دلیل ہے"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(50/30).

کسی مرد کے فضل و کرم اور نیک صلاح یا علم و شرف یا کسی اور دینی خصلت کی بنا پر اس میں رغبت رکھتے ہوئے کسی عورت کا اپنے آپ کو اس پر پیش کرنا جائز ہے، اس میں اس پر کوئی قدغن نہیں لگائی جائیگی بلکہ یہ تو اس کے فضل پر دلالت کرتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت البنانی رحمہ اللہ کی حدیث روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا... پھر سابقہ حدیث ذکر کی ہے. انتہی

سوم :

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے ذکر کرنے کے بعد ہم آپ کو ان شاء اللہ وہی نصیحت کریں گے جو آپ کے لیے اس مسئلہ میں فائدہ مند ہو اس لیے ہم آپ کو یہی کہیں گے کہ :

1 آپ اس نوجوان کے ساتھ براہ راست خط و کتابت سے اجتناب کریں، آپ اسے کسی دوسرے نمبر سے بھی یہ خبر دے سکتی ہیں جسے وہ نہ جانتا ہو، اور نہ ہی وہ نمبر کسی کا مخصوص ہو، آپ کے لیے اس کے حصول میں آسانی ہوگی.

اس طرح آپ اسے میسج کریں کہ وہ اس نمبر سے کریں جس میں آپ کے بارہ میں بتایا گیا ہو اگر وہ آپ سے شادی کی رغبت رکھتا ہے تو یہ میسج ایسا ہو کہ یہ کسی ایسے شخص کی جانب سے ہے جو دونوں کو جانتا ہے، اور وہ اسے نصیحت کرے کہ اس میں کوتاہی سے کام نہ لے.

ہمارے خیال کے مطابق یہ اس سے براہ راست رابطہ کرنے سے بہتر رہے گا، کیونکہ ہو سکتا ہے معاملہ آپ کی مراد کے مطابق نہ چل سکے، اس لیے آپ کی پریشانی کا باعث بن جائے اور اس کی پریشانی کا سبب بھی.

اسی طرح انسان کی یہ بھی ضمانت نہیں کہ اب تو وہ دین و اصلاح کا مالک ہے، لیکن بعد میں وہ آپ کو اس کی عار دلاتا پھرے.

اس لیے علماء کرام نے نیک و صالح شخص کی شرط لگائی ہے، اور پھر نہ تو اکیلا علم اصلاح ہے، اور نہ ہی حفظ قرآن اکیلا اصلاح کہلاتا ہے، بلکہ اصلاح تو یہ ہے کہ علم اور قرآن مجید اور ان دونوں کے اخلاق کو اپنایا جائے.

2 جب آپ میسج کریں تو آپ کو یہ نہیں چاہیے کہ آپ میسج اور خط و کتابت کو بے لگام کر دیں، بلکہ کسی معین امر میں چھوٹا سا میسج کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ میسج اور خط و کتابت کسی فتنہ و فساد کا باعث بن جائیں جس میں آپ دونوں یا کوئی ایک پڑ جائے.

3 آپ کسی کو بھی اس کے بارہ میں مت بتائیں اور نہ ہی اس میں کسی کو درمیان میں ڈالیں، ہم نے دیکھا ہے کہ آپ اس پر پہلے ہی متنبہ ہیں.

4 ہو سکتا ہے اس شخص کے حالات شادی کے مناسب نہ ہوں، یا پھر اس کا رشتہ طے ہو اور وہ دوسری شادی نہ کرنا چاہتا ہو، جب آپ کو اس کے معلق علم ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ ایسا مت کریں، کیونکہ پھر میسج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ آپ کی جانب سے شادی کی پیشکش کا مقصد حاصل ہو چکا ہے.

5 جب اللہ تعالی نے اس سے آپ کی شادی آپ کے مقدر میں نہیں رکھی تو آپ کو اس سے دل نہیں لگانا چاہیے، ان شاء اللہ یہ بات آپ کے لیے مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ دل لگانے کا انجام اور خطرہ کیا ہے، اور کس طرح یہ چیز اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے، اور حفظ قرآن اور دھرائی سے کیسے مشغول کر دیتی ہے، اور اسی طرح طلب علم سے بھی دور کر دیتی ہے، اس کے ساتھ اسے دل کی بیماری اور معاصی و گناہ کی طرف میلان کا نام بھی دیا گیا ہے.

6 ہم آپ کو خط و کتابت اور میسج جیسا اقدام اٹھانے سے قبل استخارہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، اور اس کے بعد بھی آپ استخارہ کریں، کیونکہ مسلمان کو علم نہیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اس کے لیے کہاں ہے، وہ جاہل اور عاجز ہے وہ اپنے لیے پروردگار عالم وقادر سے اپنے لیے خیر طلب کرتا ہے کہ اس کے لیے خیر اختیار کردے، اور اس کے لیے معاملہ میں آسانی پیدا کرے جہاں بھی ہو اور اگر یہ شر اور برائی ہے تو اس سے دور کردے.

7 آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اس کے علاوہ کوئی اور آپ کے لیے اس سے بھی بہتر ہوسکتا ہے، جب آپ اسے بتانے میں شرعی طریقہ اختیار کرینگی اور اس پر اپنے آپ کو پیش کرنے میں شریعت سے باہر نہیں جائینگی اور جب آپ اللہ سے استخارہ بھی کرلیں اور آپ کے درمیان شادی نہ ہوسکے تو پھر آپ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہوں، اور نہ ہی اللہ سے دعا کرنے میں ناامید ہوجائیں، اور آپ سے شادی کے لیے آنے والے رشتہ میں دین واخلاق کو مدنظر ضرور رکھیں، اور اپنے گھر والوں کے دباء پر صبر و تحمل سے کام لیں.

.{کیونکہ ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے، یقیناً تنگی کے ساتھ ضرور آسانی ہے}۔الشرح (5).

لیکن اگر آپ کے محرم مردوں بھائی یاچچا یا پھر جو آپ کے قریب ہے اور آپ اس سے صراحتا اپنا موضوع بیان کرسکتی ہیں اور وہ آپ کے معاملہ کو چلاسکتا ہے جس طرح عام مرد اپنی بیٹیوں کی شادی جس سے وہ چاہتی ہوں کے معاملہ کو نپٹا سکتا ہو اور اس میں کوئی تنگی وانکار نہ ہو تو یہ معاملہ آسان ہے، اور خطرے سے بھی دور اور ان شاء اللہ آپ کے دل کے لیے بھی راحت کا باعث ہوگا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے کوئی ایسا شخص مہیا کردے جو آپ کی جانب سے اس معاملہ کو حل کرے.

واللہ اعلم.